شیخ حمود بن عقلاء الشعیبیؒ......ایک تعارف

شیخ حمود بن عقلاء الشعیبیؒ کا شمار دورِ حاضر کے ممتاز ترین علمائے دین میں ہوتا ہے۔آپ کی وسعتِ علمی اور بیباکانہ حق گوئی کی بدولت نہ صرف جزیرۂ عرب بلکہ تمام عالمِ اسلام میں آپ کو عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا گیا۔آپ نے اپنی زبان وقلم سے تمام عمر دین کی خدمت اور مجاہدین کی بھرپور نصرت کی۔اپنی زندگی کے آخری چند سالوں میں......جب گیارہ ستمبر کے مبارک واقعات کے بعد امتِ مسلمہ کے حکمرانوں پر کفر کا رعب طاری تھا اور بہت سے اہلِ علم کی زبانوں پر خوف کے مارے تالے پڑ چکے تھے......آپ نے اپنی ضعیف العمری کے باوجود حق کو اعلانیہ حق کہنے کا فریضہ سرانجام دیا اور اپنے مدلّل فتاویٰ کے ذریعے جہاد کی پشتیبانی کا حق ادا کیا۔اللہ آپ کی قبر کو نور سے منور کرے اور آپ کی لغزشوں سے درگزر فرمائے۔ آمین!

آپؒ کا پورا نام الشیخ العلامة ابو عبداللہ حمود بن عبد اللہ بن محمد بن عقلاء الشعیبی الخالدیؒ تھا۔آپ ۱۳۴۶ھ میں سعودی عرب میں بریدۃ کے علاقے الشـــقة میں پیدا ہوئے۔جب سات سال کی عمر کو پہنچے تو بیماری کے سبب اپنی بینائی کھو بیٹھے۔اس صدمے کے باوجود آپ نے مدرسے میں اپنی تعلیم جاری رکھی۔آپ کی عمدہ تعلیم و تربیت میں آپ کے والد کی انتھک کوششوں کا بڑا اہم کردار رہا۔صرف پندرہ سال کی عمر ہی میں آپ نے شیخ عبداللہ بن مبارک العمری کی زیرِ سرپرستی مکمل قرآن حفظ کرلیا۔

آپ ۱۳۶۷ھ میں اپنے والد کے کہنے پر حصولِ علم کی خاطر ریاض آ گئے اور فضیلة الشیخ عبداللطیف بن ابراھیم آلِ شیخ سے مختلف علومِ دینیہ کی بنیادی تعلیم حاصل کی۔ ۱۳۶۸ھ میں آپ نے فضیلة الشیخ محمد بن ابراھیم آلِ شیخ کی شاگردی اختیار کی اور مختلف مضامین کا تفصیلی علم حاصل کیا۔ آپ کے اساتذہ میں فضیلة الشیخ ابراھیم بن سلیمان، فضیلة الشیخ سعود بن رشود، فضیلة الشیخ عبداللّٰہ بن محمد بن حمید اور فضیلة الشیخ عبدالعزیز بن رشید وغیرہ جیسے نامور علماء بھی شامل ہیں۔ ریاض میں شعبۂ شریعت قائم ہونے کے بعد آپ نے شیخ عبدالعزیز بن بازؒ اور شیخ محمد امین شنقیطیؒ سے بھی کئی مضامین پڑھے، خصوصاً شیخ شنقیطی سے تو آپ درس کے اوقات کے بعد ان کے گھر جا کر بھی پڑھتے تھے۔ انہوں نے آپ کو اصولِ فقہ اور تفسیر کے مضامین پڑھائے۔

آپ شعبۂ شریعت سے اپنی تعلیم مکمل کر کے ۱۳۷۶ھ میں فارغ ہوئے اور اسی سال ریاض کے 'المعھد العلمی' میں بطور 'مدرس' مقرر ہوئے۔ ۱۳۷۸ھ میں آپ کو شعبۂ شریعت میں مدرس مقرر کیا گیا جہاں آپ تقریباً چالیس سال تک حدیث، فقہ، اصولِ فقہ، توحید، نحو اور تفسیر وغیرہ پڑھاتے رہے، اور اسی عرصے میں ترقی کر کے 'استاذ' کے درجے تک جا پہنچے۔

آپؒ کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں، مثلاً:

- الامامة العظمیٰ
- مختصر عقیدة اھل السنة و الجماعة
- البراھین المتظاھرة فی حتمیة ایمان باللّٰہ والدار الآخرة
- شرحِ بلوغ المرام

o القول المختار فی حکم الاستعانة بالکفار

o تسهیل الوصول الی علم الاصول

آپؒ نے اپنے فتاویٰ کے ذریعے مجاہدین کا زبردست دفاع کیا۔ آپ نے جن اہم موضوعات پر فتاویٰ دیئے وہ درج ذیل ہیں:

o ۱۱ستمبر کے واقعات کا شرعی جواز

o مجاہدینِ طالبان کی حکومت......ایک اسلامی حکومت

o طالبان کی بت شکنی کا شرعی جواز

o فلپائن میں جہاد کا شرعی جواز

o یہود و نصاریٰ کے جزیرۂ عرب میں قیام کی شرعی حیثیت

o یہود و نصاریٰ کے اقتصادی مقاطعے کا شرعی حکم

o شہیدی حملوں کا شرعی جواز

o قانونِ الٰہی سے ہٹ کر فیصلہ کرنے والے حکمرانوں کی شرعی حیثیت

آپ نے مسلمان معاشروں کو دین سے دور لے جانے والے عوامل کے سدِباب کے لیے متعدد چھوٹے کتابچے بھی لکھے، مثلاً آپ نے تصویر، محفلِ موسیقی میں شرکت اور غیر شرعی عیدیں اور جشن منانے کی شرعی حیثیت کو بخوبی واضح کیا۔ اللہ اس سچے عالمِ دین کو بہترین جزا سے نوازے اور اپنی خصوصی رحمتوں سے ڈھانپ لے! آمین!

آپؒ کے شاگردوں میں علماء، اساتذہ اور وزراء کی ایک بہت بڑی تعداد شامل رہی، مثلاً: وزیر برائے اسلامی امور ڈاکٹر عبداللہ محسن الترکی، وزیرِ انصاف ڈاکٹر عبداللہ

بن محمد بن ابراهيم آلِ شيخ ، هيئة كبار العلماء کےرکن ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان ،مجاہد شيخ سلمان بن فهدالعودة،مجاہد شيخ على بن خضير الخضير ، قاضی تمییز عبدالرحمٰن بن صالح الجبر،قاضی تمییز عبدالرحمٰن بن سليمان الجارالله ،قاضی تمییز عبدالرحمٰن بن غيث ،قاضی تمییز عبدالرحمٰن بن عبدالعزيز الكِلِيّة،منطقة القصيم کے قاضیٔ اعلیٰ شيخ عبدالرحمٰن بن عبدالله العجلان ،ریاض کے قاضیٔ اعلیٰ سليمان بن مهنا ،ڈائریکٹر جنرل شعبۂ امر بالمعروف ونہی عن المنکر عبدالعزيز بن عبدالرحمٰن السعيد ،ڈائریکٹر شعبۂ تحقیق وادّعاء محمد بن مهوس، ڈاکٹر عبدالله الغنيمان ،سیکرٹری وزارتِ انصاف حمد بن فريان اور سیکٹری وزارتِ داخلہ ابراهيم بن داؤد.

جن نمایاں شخصیات نے ماجستیر یا دکتورہ کے مقالے آپؒ کی رہنمائی اور سرپرستی میں لکھے ان میں ڈاکٹر محمد عبدالله السكاكر ،ڈاکٹر عبدالله بن صالح المشيقح، ڈاکٹر عبدالله بن سليمان الجاسر ،ڈاکٹر صالح بن عبدالرحمٰن المحيميد ،ڈاکٹر محمد بن لاحم ،ڈاکٹر عبدالعزيز بن صالح الجوعى ،ڈاکٹر ناصر السعوى ،ڈاکٹر خليفه الخليفه اور ڈاکٹر ابراهيم بن محمد الدوسرى وغیرہ بھی شامل ہیں۔

آپ ۷٦ سال کی عمر میں ۵ ذی القعدہ ۱۴۲۲ھ کو فوت ہوئے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپؒ کو آپؒ کی تمام تر علمی و عملی کاوشوں کی بہترین جزا عطا فرمائے اور آپؒ کے علم کو آپؒ کی بخشش کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه و سلم اجمعين!